

مؤمن کی پہچان

مولانا مظہر حسین علیمی

شائع کردہ مکتبہ طیبہ ۱۲۶۔ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضاؔ تم پہ کروروں درود

مومن کی پہچان

ترجمہ نگار:

مظہر حسین علیمی
رکن ادارہ معارف اسلامی، ممبئی
(شعبۂ تحقیقات و تصنیفات سنی دعوت اسلامی)

نام رسالہ : صفۃ المومن والمومنۃ
تالیف : ابوالفیض ثوبان بن ابراہیم اخمیمی
(معروف بہ ذوالنون مصری)
تقدیم : رمزی سعدالدین دمشقی
اردو ترجمہ : مومن کی پہچان
ترجمہ : مظہر حسین علیمی
سن اشاعت: اکتوبر ۲۰۱۰ء
ناشر : ادارہ معارف اسلامی، ممبئی
تقسیم کار: مکتبہ طیبہ ۱۲۶ر کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳۔

انتساب

عطائے حضور مفتی اعظم داعی کبیر

مولانا محمد شاکر نوری رضوی

کے نام

جن کی اثر آفریں دعوت وارشاد سے ہزاروں افراد اصلاح عقائد واعمال
کے زیور سے آراستہ ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔

اور

میرے مشفق اساتذہ

کے نام

جن کی تعلیم وتربیت سے میں اس لائق بنا۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

نیاز مند:

مظہر حسین علیمی

عرض مترجم

۲۸ر اپریل ۲۰۱۰ء کی شب بعد نماز عشا کمپیوٹر پر بیٹھا اِی میل چیک کر رہا تھا، اسی دوران خیال آیا کہ انٹرنیٹ پر دنیا جہاں کی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے، عربی کتب کی کچھ ویب سائٹس وزِٹ کروں، جہاں تک مجھے یاد ہے، میں نے **دارالکتب العلمیہ** کی ویب سائٹ کو کھولی جس میں مختلف علوم وفنون پر مشتمل ہزاروں کی تعداد میں کتابیں موجود ہیں، پھر چند ساعت بعد یہ رسالہ دستیاب ہوا، جس پر ولی کامل امام زاہد حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا اسم گرامی دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی، اس رسالے کو پہلی بار رمزی سعدالدین دمشقی کے زیر اہتمام اور آپ ہی کی تقدیم وحاشیہ کے ساتھ **دارالبشائر الاسلامیہ بیروت**، لبنان نے ۲۰۰۲ء میں شائع کیا تھا، اسی وقت اس نایاب رسالے کے ذریعہ عوام اہل سنت کو فائدہ پہنچانے کا عزم مصمم کیا۔ چنانچہ رسالے کو کمپیوٹر میں ڈاؤن لوڈ کر کے اسی وقت ایک پرنٹ آؤٹ نکال لیا، صبح سب سے پہلے میں نے محبّ گرامی مولانا ضیاء الرحمٰن علیمی (ریسرچ اسکالر جے، این، یو، دہلی) سے اس کا ذکر کیا، موصوف نے مسرت کا اظہار کیا اور علمی تعاون پیش کرنے کا وعدہ کیا، اسی دن ترجمہ کا کام شروع کر دیا، درس وتدریس وغیرہ کی مصروفیات کے باوجود چند نشستوں میں ترجمے کا کام مکمل ہو گیا، مسودہ کمپوز کر کے مولانا ضیاء الرحمٰن علیمی اور فاضل جلیل حضرت علامہ انوار احمد علیمی بغدادی کو میل کر دیا، دونوں حضرات نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ترجمے پر نظر ثانی فرمائی، اللہ رب العزت انہیں اپنی شان کے مطابق بہترین صلہ عطا فرمائے، آمین۔

شعبان المعظم کے آخری عشرے میں استاذ گرامی، ادیب شہیر حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی صدر المدرسین دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی یوپی، تحریک سنی دعوت اسلامی کے مرکزی ادارہ جامعہ غوثیہ نجم العلوم ممبئی ۳ کے طلبہ کا امتحان لینے کے لیے مدعو تھے، حضرت کو

مسودہ کی ایک کاپی پیش کیااور نظر ثانی اور تاثر کی درخواست کی،آپ نے بخوشی قبول فرمایااور حسب وعدہ نظر ثانی فرما کر پیش لفظ بھی تحریر فرمایا۔بار ک اللہ فی علمہ وعملہ وعمرہ

عطائے حضور مفتی اعظم ہند حضرت حافظ وقاری مولانا محمد شاکر نوری رضوی امیر سنی دعوت اسلامی دامت برکاتہم القدسیہ کی ذاتی دلچسپی پر یہ رسالہ ادارہ معارف اسلامی (شعبہ تحقیقات وتصنیفات سنی دعوت اسلامی ممبئی) سے شائع ہورہا ہے۔اس حوصلہ افزائی پر میں حضرت موصوف کا بے حد شکر گزار ہوں۔رب تبارک وتعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے،اوراس مختصر کاوش کو مقبول انام فرمائے،آمین۔

خاکسار:

مظہر حسین علیمی

۴رشوال المکرّم ۱۴۳۱ھ

تقریظ جلیل

مصلح ملت عطائے حضور مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شاکر نوری رضوی

(امیر سنی دعوت اسلامی، ممبئی)

باسمہ تعالیٰ وبعون المصطفیٰ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

گروہِ صوفیا میں ایک عظیم نام حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا ہے، آپ کے متعلق واقعات تو کتابوں میں پڑھنے کو ملتے تھے لیکن خود آپ کی کوئی کتاب یا تالیف نظروں سے نہیں گزری تھی ۔الحمدللہ! مولانا مظہر حسین علیمی (رکن ادارہ معارف اسلامی ممبئی ،شعبۂ تحقیقات وتصنیفات، سنی دعوت اسلامی) نے حضرت موصوف کے ایک رسالے کو تلاش کر کے اس کا سلیس اردو زبان میں شگفتہ ترجمہ کر کے امت مسلمہ کے لیے ایک بیش قیمت اصلاحی تحفہ پیش کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس رسالے کو پڑھنے والا ضرور اس کے اثرات قبول کرے گا اور اپنے اندر اُن اوصاف اور خوبیوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرے گا جو ایک مومن کے لیے ضروری ہیں۔

اللہ عزوجل مترجم کی اس کاوش کو قبول فرمائے ،انہیں مزید حوصلہ عطا فرمائے اور مؤلف کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مالا فرمائے ،آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

طالب دعا:

محمد شاکر نوری

۵؍رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

پیش لفظ

سماحۃ الاستاذ، ادیب شہیر حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی مصباحی
صدر المدرسین دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی، یو پی۔

مومن، ایمان سے بنا ہے، ایمان کا مطلب ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کو دل سے مان لینا اور زبان سے ان کا اقرار کرنا۔

ایمان کی حقیقت بس اتنی ہی ہے، لیکن ایمان کے کچھ تقاضے بھی ہیں، جن کو پورا کرنا ضروری ہے، اور جن کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا اور وہ تقاضے ہیں: اچھے اعمال، اچھے معاملات اور اچھے اخلاق، ایمان کے بعد انہیں کے ذریعہ بندہ کامل مومن اور کامیاب وسرخ رو بندہ بنتا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ کی قربت ومحبوبیت حاصل ہوتی ہے۔ مومن بندے کے اعمال ومعاملات اور اخلاق وعادات جتنے زیادہ اچھے ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی زیادہ مقرب ومحبوب ہوتا ہے۔

ہر مومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کے بعد اچھے اعمال ومعاملات اور اخلاق وعادات کا مکلّف اور مامور ہے، جن سے چارہ کار نہیں ہے۔ اعمال سے مراد چار اسلامی فرائض نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہیں اور معاملات سے بندگان خدا سے مومن کے معاملات مراد ہیں جیسے نکاح اور خرید وفروخت وغیرہ اور اخلاق سے مراد مومن کے ظاہری وباطنی عادات اور خصلتیں ہیں۔

اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام میں ایمان وعقیدے کی درستی کے ساتھ عمل، معاملہ اور اخلاق کی درستی وبہتری پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور بزرگان دین نے بھی اپنے گفتار وکردار کے ذریعہ اسی بات کی دعوت دی اور بندگان خدا کو کفر سے نکال کر ایمان دار بنایا، اور اعمال ومعاملات واخلاق کی برائیوں میں گرفتار لوگوں کو حسن عمل، حسن معاملہ اور حسن اخلاق کی دولت

سے ہم کنار کیا،ان بزرگوں کی قولی وعملی تبلیغ سے فرد تو فرد، خاندان کا خاندان اور بستی کی بستی ایک خوش گوار اعتقادی وعملی انقلاب سے فیض یاب ہوئی۔ان صاحب کردار بزرگوں کے اخلاص،ان کے سوز دروں ،اوران کے سچے جذبہ تبلیغ نے ان کی باتوں میں وہ تاثیر بھردی تھی، جواور کسی انسان کے کلام میں ممکن نہیں تھی۔

''مومن کی پہچان'' مشہور بزرگ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا ایک بہت مختصر رسالہ ہے، جس کا کل حجم تین (۳) صفحہ ہے،رسالے کا عربی نام ''صفة المومن والمومنة'' ہے،اردو دنیا اب تک اس سے نا آشنا تھی،نیٹ پر دستیاب عربی متن کے وسیلے سے محبّ محترم حضرت مولانا مظہر حسین علیمی نے اسے اردو کا جامہ پہنا کر اردو طبقے سے روشناس کرایا ہے،ان کی یہ کھوج، ترجمے کی محنت اور پیش کش قابل تحسین ہے۔مولیٰ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے،آمین۔

اس رسالے میں حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے پہلے مومن مردوں کی صفات کا ذکر کیا ہے،اس کے بعد مومن عورتوں کی خوبیاں بیان کی ہیں، جو مومن کی کامیاب زندگی کے لیے منشور کا درجہ رکھتی ہیں، یہ کوئی مربوط مضمون نہیں ہے بلکہ الگ الگ مفہوم کے الگ الگ جملے ہیں اور بے حد مختصر ہیں مگر اختصار کے باوجود ان میں جہان معنیٰ پوشیدہ ہے، پھر ان کی تاثیر اور دل نشینی کا کیا کہنا، ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کا سچا نمونہ ہیں، تاثیر ودل نشینی میں یہ چھوٹے چھوٹے جملے گھنٹوں کی تقریروں اور موٹی موٹی کتابوں پر بھاری ہیں۔

خدائے تعالیٰ اسے اردو داں طبقے کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے اور اس کا فائدہ عام فرمائے۔

مخلص دعا گو:

فروغ احمد اعظمی مصباحی

۲۳ر رمضان ۱۴۳۳ھ

تقدیم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله ذی الفضل و الانعام،والصلاۃ والسلام علیٰ المبعوث رحمۃ للانام،وعلیٰ آله البررۃ الکرام،وصحابته الھداۃ الاعلام،ومن تبعھم من اھل الایمان والاسلام.

امابعد! پیارے! رات اور دن گردش میں ہیں اور ہم، عرب اور مراکش وشام کے عظیم المرتبت اور پیارے دوستوں کے ساتھ اللہ کے محترم گھر کے صحن میں دوبارہ جمع ہیں اور اتحاد واتفاق کی فضا میں علمی مذاکرے کے ذریعہ اپنے فہم وشعور کو جلا بخشنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اس اعزاز واکرام پر اللہ رب العزت کا بے حد شکر ہے اور ہم اس کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ آنے والے سالوں میں بھی ہم پر اسی طرح کی محفلوں کے ذریعہ فضل واحسان فرمائے، ہمارا خاتمہ بالخیر کرے اور ہمیں امن وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔ (آمین!)

امام الواعظین، عالم وزاہد حضرت ثوبان بن ابراہیم اخمیمی معروف بہ ''ذوالنون مصری'' متوفی ۲۴۵ھ کا ایک مختصر مگر عمدہ اور فصیح وبلیغ رسالہ ''صفة المومن و المومنه'' اس وقت میرے پیش نظر ہے۔

یہ رسالہ مختصر کلمات اور فصیح و بلیغ تعبیرات میں صفات مومن سے متعلق اُن کثیر معانی کا جامع ہے جن سے ایک مومن کو آراستہ ہونا چاہیے اور ان کے معانی ومقاصد سے مزین ہونا چاہیے۔ یہ رسالہ من جملہ اللہ عزوجل کی مقدس کتاب قرآن مجید اور احادیث نبویہ شریفہ سے مستفاد ہے۔ حضرت مولف علیہ الرحمہ نے اس رسالے کو مسجع عبارات اور شانہ بشانہ چلنے والے معانی کے ساتھ اس طرح تیار فرمایا ہے کہ قاری کو خوشی ملتی ہے اور سامع کو اُنس حاصل ہوتا ہے۔

یہ رسالہ ''دارالکتب الظاہریہ دمشق، موجودہ مکتبہ اسد'' میں مخطوطے کی شکل میں ہے، جس کا اندراج نمبر ۳۸۲۴ ہے، رسالہ کا نمبر شمار ۱۲/ ہے اور صفحات کی تعداد تین (۳) ہے اور اس رسالے کی روایت حضرت ابودجانہ بن ابراہیم نے حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ سے کی ہے۔

اور عبدالرحمٰن بن یونس بن ابراہیم انصاری تونسی کا تیار کردہ یہ نسخہ خط نسخ قابل قرأت میں لکھا ہوا ہے اور اعراب سے مزین ہے اور اس پر حافظ نورالدین ابوالحسن علی بن مسعود بن نفیس موصلی کی وقفی تحریر ہے۔

ٹائیٹل پیج پر ''**الحمد لله وحده، طالعه جميعه احمدبن حسن بن عبدالهادى، عفاالله عنهم بمنه وكرمه**'' مرقوم ہے۔ (الحمدللہ! احمد بن حسن بن عبدالہادی نے اس پورے رسالے کا مطالعہ کیا، اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے اس کو معاف فرمائے)۔

اِس رسالے کے پہلے نصف حصے (صفۃ المومن) کو علامہ حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق جلد ۱۷/ صفحہ ۴۱۹ پر حضرت ذوالنون مصری کی سوانح میں ذکر فرمایا ہے۔

اگرچہ اس میں مذکور متن میں بہت سی کمیاں اور تحریفات ہیں، مگر بعض کلمات وعبارات

کی اصلاح کے سلسلے میں میں نے اس سے استفادہ کیا تا کہ یہ رسالہ مولف کے منہج وقالب کے مطابق ہو جائے، میں نے حاشیہ میں ان اختلافات کی جانب اشارہ کر دیا ہے۔

چوں کہ اس رسالے کی عبارتیں مختصر اور معانی کثیر ہیں، اس لیے سب سے اہم کام یہ تھا کہ ان عبارات کی تصحیح اور پھر اس کے بعض الفاظ کی مراد کی تشریح وتوضیح کر دی جائے، خاص طور سے جب ان کا استعمال معنی مجازی واشاری میں ہوا ہو۔

لیکن ایک مجبوری یہ تھی کہ اگر چہ رسالے کے اکثر کلمات اعراب سے مزین ہیں، مگر متعدد مقامات پر یہ اعراب لغت کے لحاظ سے معتمد وصحیح کے مخالف ہیں، اس لیے حتی المقدور ان الفاظ وکلمات کی تصحیح کے لیے میں نے لغت کی کتابوں سے رجوع کیا تا کہ مادۂ اشتقاق، تصریف اور ابواب منضبط ہو جائیں اور میں نے حرکات کے ذریعے اعراب کی تصحیح پر اکتفا کیا، البتہ جو الفاظ مشکل تھے یا جہاں زبانوں پر جاری اور رائج ہونے کے سبب التباس کا اندیشہ تھا ان کلمات کو حروف کے ذریعے وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ اس رسالے کے ذریعے بیدار دل اور ذہن رسا کو نفع بخشے اور مولیٰ تعالیٰ اس رسالے کے مولف، راوی، ناسخ اور واقف پر رحم فرمائے اور قبول اعمال کے ذریعہ بھی ہم پر کرم فرمائے، جس طرح اس کام کی تکمیل کی توفیق بخش کر ہم پر احسان فرمایا۔

وصلی الله وسلم وبارک علیٰ نبی الهدی، ومصباح الدجی، وعلیٰ آله وصحبه ومن بهديهم اقتدی.

الفقيرُ الیٰ ربِّه بالكلية

رمزی سعدالدین دمشقی

مقام حمدون، بتاریخ ۲۴/۵/۱۴۲۳ھ

مطابق: ۳/۸/۲۰۰۲ء

حضرت ذوالنون مصری کی سوانح

آپ ابوالفیض ثوبان بن ابراہیم اِخْمِیْمِیْ ہیں۔(۱) ذوالنون مصری کے نام سے مشہور ومعروف ہوئے ۔خلیفہ منصور کے آخری عہد میں تقریباً سن ۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔آپ نے بڑے بڑے ائمہ سے حدیث وعلم کی روایت کی ،جن میں امام دارُالہجرت حضرت مالک بن انس ،شیخ الدیار المصر یہ حضرت لیث بن سعد،قاضی ابن لھیعہ،امام زاہد حضرت فضیل بن عیاض اور ماہر فقیہ حضرت سفیان بن عیینیہ وغیرہ ہیں۔(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

ابن یونس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ فصیح ودانا عالم تھے۔

ابونعیم اصبہانی نے ''حلیۃ الاولیا'' میں فرمایا کہ آپ روشن وتابندہ شخصیت ،بہترین فیصل،حقیقت گواور طریقت میں ممتاز تھے،ان کی محکم عبارتیں اور باریک اشارے منقول ہیں۔

ابن خلکان نے ''وفیات الاعیان'' میں کہا ہے کہ وہ علم،زہدو ورع اور حال وادب میں یکتائے روزگار تھے۔آپ کا شماراُن حضرات میں ہوتا ہے، جنھوں نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے موطا کی روایت کی ہے۔

امام ذہبی نے ''سیر اعلام النبلا'' میں لکھا ہے:

''حضرت ذوالنون مصری زاہد اور دیار مصر کے شیخ تھے''۔

اورانہوں نے ہی آپ کے بارے میں ''العِبَـر فـی خَبَـرِ مَنْ عَبَـرْ'' میں فرمایا: زاہد ذوالنون مصری مشائخ طریقت میں ہیں ...... آپ سے نفع بخش نصیحتیں اور بلند پایہ کلام منقول ہے۔آپ کا تعلق بلادِنوبہ کے ایک علاقے اِخمیم سے تھا،مصر میں آکر مقیم ہوئے پھر بغداد کی طرف تشریف لے گئے، وہاں ایک عرصہ مقیم رہے پھر مصر لوٹ آئے، سیاحت کی غرض سے ملک شام گئے اور جبل لبنان کی سیر کی پھر دمشق آئے۔

خلیفہ متوکل سے آپ کی چغلی کھائی گئی تو اس نے آپ کو مصر سے بلایا، جب متوکل سے آپ کی ملاقات ہوئی، آپ نے وعظ و نصیحت فرمائی، اسے سن کر متوکل رو پڑا اور آپ کو باعزت واپس کر دیا۔ متوکل کے سامنے جب اہلِ زہد و ورع کا تذکرہ ہوتا تو رو پڑتا تھا اور کہتا تھا: جب اہل ورع کا تذکرہ ہو تو جلدی سے ذوالنون تک پہنچو اور ان کا تذکرہ کرو۔

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں دارِقطنی سے یہ قول نقل کیا ہے:

''آپ (ذوالنون مصری) نے حضرت امام مالک سے چند احادیث روایت کی ہیں، ان کی سندوں میں 'نظر' ہے''۔

پھر دارِقطنی سے ہی یہ نقل کیا ہے کہ ان سے حضرت ذوالنون مصری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب سندِ حدیث ان تک صحیح ہو تو ان کی روایت کردہ احادیث درست ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔

سُلمی فرماتے ہیں: ذوالنون وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ترتیب احوال اور مقامات اولیا پر اپنے شہر میں گفتگو کی، چنانچہ عبداللہ بن عبدالحکم نے ان پر نکیر کی اور علمائے مصر نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور یہ بات مشہور ہوگئی کہ آپ نے ایسا علم ایجاد کیا ہے جس پر اسلاف نے گفتگو نہیں کی ہے۔

محمد بن فرخی سے مروی ہے کہ میں حضرت ذوالنون مصری کے ساتھ ایک کشتی میں

سوار تھا، اسی اثنا میں ایک دوسری کشتی ہمارے قریب سے گزری۔ حضرت ذوالنون مصری سے کہا گیا: یہ لوگ بادشاہ کے پاس جارہے ہیں اور آپ کے کفر کی گواہی دیں گے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: **اللھم ان کانوا کاذبین فغرِّقھم**" (یعنی اے اللہ! اگر یہ جھوٹے ہیں تو انہیں غرق کردے)۔ چنانچہ کشتی پلٹ گئی اور وہ سب ڈوب گئے۔ میں (راوی) نے ان سے عرض کی کہ ملاح کا کیا قصور تھا؟ فرمایا: جب ملاح کو ان کا مقصد معلوم تھا تو اس نے ان لوگوں کو کیوں سوار کیا؟ اور ان کے لیے اللہ کے حضور غرق شدہ افراد بن کر حاضر ہونا جھوٹے گواہ بن کر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ پھر آپ پر کپکپی طاری ہوگئی، چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور بولے: اے اللہ! تیری عزت کی قسم! آج کے بعد کسی پر بددعا نہیں کروں گا۔ پھر امیرِ مصر نے آپ کو بلایا اور ان کے عقیدے کے متعلق سوال کیا، آپ نے اپنے اعتقاد سے متعلق گفتگو کی جسے سن کر امیرِ مصر راضی ہوگیا۔

آپ کے اقوال وارشادات

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ سے اُنس پھیلی ہوئی تیز روشنی ہے، جب کہ لوگوں کی محبت لاحق ہونے والا غم ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اُنسِ الٰہی کیا ہے؟ فرمایا: علم اور قرآن۔(۱)

اور فرمایا: معرفت تین طریقے سے حاصل ہوسکتی ہے۔

۱۔ معاملات میں غور وفکر کے ذریعے کہ اللہ عزوجل نے کس طرح ان کی تدبیر فرمائی۔

۲۔ تقدیر میں غور وفکر کے ذریعہ کہ کس طرح اللہ نے لکھی۔

۳۔ مخلوقات میں غور وفکر کے ذریعہ کہ کس طرح اللہ نے انہیں پیدا فرمایا۔(۲)

آپ سے محبت الٰہی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

جس سے اللہ محبت فرمائے اس سے تم محبت کرو اور جسے اللہ ناپسند فرمائے تم بھی اسے ناپسند کرو، سراسر خیر انجام دو اور اللہ سے غافل کرنے والی چیزوں کو رد کردو، اللہ کے بارے میں

کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرو، مومنین پر شفقت ومہربانی سے کام لو، کفار پر سختی کا برتاؤ کرو اور دین میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔(۱)

اور ارشاد فرمایا:

عقل سے ہی دلوں کے پھل چنے جاتے ہیں اور خوش آوازی سے ہی نگاہوں کو متوجہ کیا جاتا ہے اور توفیق سے ہی مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور صالحین کی صحبت سے زندگی خوش گوار ہوتی ہے، نیک دوست میں ساری بھلائی جمع ہے اگر تم غافل ہو جاؤ تو غفلت سے ذکر کی جانب لاتا ہے اور اگر ذکر میں لگے ہو تو تمہاری مدد کرتا ہے۔(۲)

اور ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ عزوجل سے محبت کا اظہار کرے اس سے کہہ دو کہ غیر اللہ کے سامنے عاجزی کے اظہار سے پرہیز کرے اور اللہ سے محبت کرنے والے کی پہچان یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی سے اسے کوئی حاجت نہ ہو۔(۳)

اور فرمایا:

اس شخص کے لیے بشارت ہو جس کے دل کا شعار زہد و ورع ہو اور حرص ولالچ نے اس کے دل کی آنکھ کو اندھا نہ کیا ہو اور اپنے کاموں کے سلسلے میں اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والا ہو۔(۴)

اور فرمایا:

دنیا اللہ رب العزت کے ذکر کے ساتھ ہی خوش گوار ہے اور آخرت اس کے عفو وکرم کے ساتھ ہی اچھی ہے اور جنتیں دیدارِ باری تعالیٰ کے سبب ہی اچھی ہیں۔(۴)

اور فرمایا:

ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار کرو جس کا اندرون اور جس کی خوبیاں تم سے ہم کلام ہوں، ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار مت کرو جس کی زبان تم سے گویا ہو۔(یعنی قول وعمل میں

تضاد ہو)۔(۱)

اور آپ اپنی دعا میں فرماتے: بارالہا! شیطان تیرا اور ہمارا دشمن ہے اور اسے اس سے زیادہ ناپسند اور ناگوار کوئی بات نہیں لگتی کہ تو ہمیں بخش دے، لہٰذا تو ہماری بخشش فرمادے۔(۲)

ابونعیم اصبہانی نے حلیۃ الاولیا: جلد نہم، ص: ۳۳۱، اور جلد دہم صفحہ ۴ پر آپ کے احوال وفرمودات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اور حافظ ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق جلد ۱۷، صفحہ ۳۹۸/ اور صفحہ ۴۴۲/ پر آپ سے متعلق مفصل گفتگو کی ہے۔

وفات:

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا انتقال ۲۴۵ھ جیزہ (موجودہ علاقہ مصر) میں ہوا اور آپ کو وہاں سے سواری میں مصر لے جایا گیا کہ پل پر لوگوں کے ازدحام کا خوف تھا، وقت انتقال آپ نوّے سال کے تھے۔

رحمہ اللہ واحسن مثواہ

مصادرومراجع

حلیة الاولیاء ،ابی نعیم الاصبهانی،٩/٣٣١-٤/١٠

تاریخ دمشق،ابن عساکر، ١٧/٣٩٨-٤٤٢

تاریخ بغداد،خطیب البغدادی ،٨/٣٩٣-٣٩٧

وفیات الاعیان ،ابن خلکان، ١/٣١٥-٣١٨

العبر فی خبر من عبر،الحافظ الذهبی،١/٣٥٠

سیر اعلام النبلاء،الذهبی ایضاـ١١/٥٣٢-٥٣٦

۞ ۞ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
صَلّٰی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ

مومن مرد کے اوصاف

حضرت ابو دجانہ احمد بن ابراہیم نے فرمایا: میں نے ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم اخمیمی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا، آپ نے مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

☆ مومن کی خوشی اس کے چہرے سے عیاں ہوتی ہے اور اس کا رنج وغم دل میں ہوتا ہے۔

☆ مومن کا سینہ کشادہ اور نفس متواضع ہوتا ہے۔

☆ مومن ہر طرح کی برائی سے دور رہتا ہے اور ہر طرح کی نیکی پر آمادہ رہتا ہے۔

☆ نہ کینہ پرور ہوتا ہے اور نہ حسد کرتا ہے۔

☆ مومن ظلم وزیادتی کرتا ہے اور نہ گالی گلوچ کرتا ہے۔

☆ مومن عیب جو ہوتا ہے اور نہ غیبت کرتا ہے۔

☆ مومن نام ونمود اور شہرت کو ناپسند کرتا ہے۔

☆ مومن غم واندوہ سے دور رہتا ہے۔

☆ مومن بکثرت خاموش رہتا ہے، مومن باوقار ہوتا ہے۔

☆ مومن بہت ذاکر اور صابر وشاکر ہوتا ہے۔

☆ مومن اپنی فکر سے معمور ہوتا ہے اور اپنے فقر پر مسرور ہوتا ہے۔

☆ مومن نرم طبیعت اور نرم خو ہوتا ہے۔

☆ مومن شرم وحیا کا پیکر، وقار کی حفاظت کرنے والا، اور کم تکلیف دینے والا ہوتا ہے۔

☆ نہ بہتان باندھتا ہے اور نہ کسی کو بے آبرو کرتا ہے۔

☆ مومن اگر ہنستا ہے تو بے وقوفوں کی طرح نہیں ہنستا اور اگر مومن غصہ کرتا ہے تو بے قابو نہیں

ہو جاتا۔

☆مومن کی ہنسی تبسم ہے،اس کا سوال سیکھنے کے لیےاور کلام کا اعادہ اچھی طرح سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔

☆مومن کے پاس علم زیادہ ہوتا ہےاور وہ بڑا بردبار ہوتا ہے۔

☆مومن عزم کا پکا ہوتا ہے،مومن مہربان اور شفیق ہوتا ہے۔

☆مومن نہ بخل سے کام لیتا ہےاور نہ جلد بازی کرتا ہے۔

☆مومن تنگی معاش پر بےقرار و بےچین ہوتا ہےاور نہ خوش حالی پر اِتراتا ہے۔

☆مومن اپنے فیصلے میں کسی پرظلم وزیادتی نہیں کرتااور علم میں تردد کا شکار نہیں ہوتا۔

☆اس کی نیت پتھر سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے،اس کی ہم نشینی شہد سے زیادہ شیریں ہوتی ہے۔

☆مومن لالچی ہوتا ہےاور نہ ڈرپوک ہوتا ہے۔

☆مومن سنگ دل ہوتا ہےاور نہ ڈینگ مارتا ہے۔

☆مومن کلام میں غلو نہیں کرتا ہےاور بےمقصد باتوں سے اعراض کرتا ہے۔

☆مومن غصے میں بھی عادل ہوتا ہےاور اگر طلب کرتا ہےتو نرمی سے کام لیتا ہے۔

☆مومن لاپروا ہوتا ہےاور نہ سرکش ہوتا ہے۔

☆مومن محبت میں مخلص،عہد کا پکااور وعدہ وفا کرنے والا ہوتا ہے۔

☆مومن شفیق،سخی اور حلیم و بردبار ہوتا ہے۔

☆مومن اللہ عزوجل سے راضی رہتا ہےاور خواہشات نفس کا مخالف ہوتا ہے۔

☆مومن اپنے ایذادینے والے پرسختی نہیں کرتا اور بےمقصد کاموں میں نہیں پڑتا۔

☆اس کو اگر بلاوجہ یا غیر متوقع طور پر برا بھلا کہا جائے تو وہ جواب میں برا بھلا نہیں کہتا اور اگر

سوال کرنے پر نہ پائے تو غضبناک نہیں ہوتا۔

☆ مومن کسی کی مصیبت پر خوش نہیں ہوتا اور برائی کے ساتھ کسی کا ذکر نہیں کرتا۔

☆ وہ بہت فضل وسخا والا، اور کشادہ دست وفراخ دل ہوتا ہے۔

☆ مومن آسانی کرنے والا، نرم بازوؤں والا ہوتا ہے۔ (نرم مزاج)

☆ مومن زبان کا سچا اور حرص ولالچ سے پاک ہوتا ہے۔

☆ مومن کم خرچ کرنے والا اور بہت مدد کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ وہ حرام کاموں سے خوب بچتا ہے اور شبہات سے بہت دور رہتا ہے۔

☆ مصیبت پر خوب شکرادا کرتا ہے اور تکلیف دہ چیزوں پر خوب صبر کرتا ہے۔

☆ مومن بہت بھلائی کرتا ہے، اس میں شر وفساد نہیں ہوتا۔

☆ اگر اس سے سوال کیا جائے تو عطا کرتا ہے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے معاف کر دیتا ہے۔

☆ اور اگر محروم ہوتو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اگر اس سے قطع تعلق کیا جائے تو وہ صلہ رحمی کرتا ہے۔

☆ مومن اپنے قلب کی آزمائش کرتا ہے، اپنے رب کا مخلص ہوتا ہے۔

☆ مومن جھاگ سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ شیریں اور اللہ کے دین میں چٹان سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

☆ مومن اس بلا سے انس ومحبت رکھتا ہے جس سے اہل دنیا وحشت رکھتے ہیں۔

☆ مومن حق بات کا بہت حکم دینے والا اور اخلاص کے ساتھ برائی سے بہت روکنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن اللہ کے لیے بہت غضبناک اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن اپنے علم کو کم اور نامکمل سمجھتا ہے، اپنی آرزوؤں کو فنا کر دیتا ہے اور اپنی موت کے لیے تیاری کرتا ہے۔

☆ مومن جب اپنی لغزشوں کا ادراک کر لیتا ہے اور اپنے نفس کی قدر ومنزلت پہچان لیتا ہے تو نفس کی عزت وعظمت کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور غلبہ نفس کو برا جاننے لگتا ہے۔ نفس اس کی نظر میں ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے اور اس سے ہر طرح کی خدمت ممکن ہو جاتی ہے۔

☆ مومن دین کا ناصر ومددگار ہوتا ہے، مسلمانوں کا دفاع کرنے والا اور محتاجوں کا سہارا ہوتا ہے۔

☆ تعریف وتوصیف مومن کے کان کو بھلی نہیں لگتی اور حرص وطمع اس کے دل میں داخل نہیں ہوتا۔

☆ غصہ مومن کے حلم وبردباری سے قریب نہیں ہوتا اور جہالت اس کے علم کو عیب دار نہیں کرتی اور دنیا کی مصیبتیں اس کے عزم میں کمی نہیں پیدا کرتیں۔

☆ مومن اچھی بات بہت بولنے والا اور اس پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن عالم اور دور اندیش ہوتا ہے۔

☆ مومن نہ بد خلق ہوتا ہے اور نہ کم عقل ہوتا ہے۔

☆ مومن گھبراتا ہے، لیکن اتنا نہیں کہ کوئی اسے تکلیف پہونچا دے۔ اسراف کے علاوہ خوب خرچ کرتا ہے۔

☆ مومن کا علم زیادہ اور اس کی نادانی کم ہوتی ہے۔

☆ مومن لوگوں کی غلطیاں تلاش نہیں کرتا اور نہ کسی انسان کو حقیر سمجھتا ہے۔

☆ مومن خلق خدا پر مہربان اور زمین میں خوب سیر کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن کمزور کی اعانت کرتا ہے اور مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے۔

☆ مومن کسی کو بے آبرو نہیں کرتا اور نہ کسی کا راز فاش کرتا ہے۔

☆مومن کی آزمائش زیادہ ہوتی ہے اور وہ اس پر شکوہ وشکایت کم کرتا ہے۔

☆مومن اگر نیک کام دیکھتا ہے تو اس کا تذکرہ کرتا ہے اور اگر برا کام دیکھتا ہے تو پردہ پوشی کرتا ہے۔

☆مومن عیب پوشی کرتا ہے، راز کی حفاظت کرتا ہے، لغزش کو درگزر کرتا ہے اور غلطی کو معاف کردیتا ہے۔

☆مومن کسی اچھی بات پر مطلع ہو کر اسے چھوڑتا نہیں اور حماقت کی نشانیاں دیکھ کر اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔

☆مومن امین اور صاحب استقامت ہوتا ہے۔

☆مومن ہر قسم کی آلائشوں سے پاک، ستھرا اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

☆مومن صالح و نیکوکار اور راضی بہ رضائے الٰہی ہوتا ہے۔

☆مومن اکثر خاموش رہتا ہے لیکن گفتگو سے عاجز نہیں ہوتا۔

☆مومن عذر کو قبول کرتا ہے اور نصیحت لیتا ہے۔

☆مومن لوگوں کے متعلق اچھا گمان کرتا ہے اور خود اپنے نفس کو مجرم گردانتا ہے۔

☆مومن اللہ کے لئے محبت کرتا ہے فہم و فراست کے ساتھ اور اللہ کے لیے قطع تعلق کرتا ہے حزم وعزم کے ساتھ۔

☆مومن خوشی سے اِتراتا نہیں اور مصیبت اسے بے قابو نہیں کرتی۔

☆اُس کی ہم نشینی وسعت و کشادگی کا باعث ہے اور مومن کی زیارت دلیل و برہان ہے۔

☆علم کی دولت مومن کو ہر بری عادت سے صاف و ستھرا کر دیتی ہے جس طرح آگ زنگ آلود لوہے کو صاف و ستھرا کر دیتی ہے۔

☆مومن احسان کے ذریعہ شرمندہ نہیں کرتا اور نہ احسان جتلاتا ہے۔

☆مومن غافل شخص کو یاد دلاتا ہے اور جاہل کو سکھاتا ہے۔

☆مومن کی جانب سے کسی تکلیف دہ بات کا خوف ہوتا ہے اور نہ اس کی طرف سے کسی فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔

☆مومن کے نزدیک ہر دوسرے جدو جہد اس کی اپنی جدو جہد سے اچھی ہوتی ہے اور ہر نفس اس کے نزدیک اس کے اپنے نفس سے بہتر ہوتا ہے۔

☆مومن اپنے عیوب پر نظر رکھتا ہے، اپنی دُھن میں مگن رہتا ہے، رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کا اسے ہوش نہیں ہوتا۔

☆مومن بیدار دل اور آپ میں بے مثال ہوتا ہے۔

☆مومن قریب اور دوسرے کے لیے اجنبی ہے۔

☆مومن اللہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی رضا کے حصول میں کوشاں رہتا ہے۔

☆مومن اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیتا، رب عزوجل کی ناراضی والے کاموں میں کسی سے دوستی نہیں رکھتا۔

☆مومن اللہ کو یاد کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار کرتا ہے، اہل صدق وصفا کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے، اہل حق کو ترجیح دیتا ہے۔

☆مومن، غریب الوطن بے سہاروں کا سہارا اور یتیموں کا والی ہوتا ہے۔

☆مومن بیوہ عورتوں کا حامی ونگہبان ہوتا ہے اور محتاجوں پر مہربان ہوتا ہے۔

☆مومن سے ہر مصیبت کے وقت اُمید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں اس سے توقع ہوتی ہے۔

☆مومن ہشاش وبشاش رہتا ہے۔

☆مومن ترش رو اور تیوری چڑھانے والا نہیں ہوتا اور نہ کسی کی ٹوہ میں رہتا ہے۔

☆مومن محبت کرنے والا اور صاحب صدق وصفا ہوتا ہے۔

☆ مومن غصے کو پینے والا، مسکرانے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن باریک بیں اور اعلیٰ قدر ومنزلت والا ہوتا ہے۔

☆ مومن سفر میں ہوتا ہے تب بھی مطمئن اور غافل نہیں بیٹھتا۔

☆ مومن اپنی سرزمین میں مشہور ومعروف ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس کی حیثیت سے ناواقف ہوتے ہیں، حسد کی وجہ سے لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں۔

☆ مومن مددگار ہوتا ہے۔

اللہ اس پر رحم فرمائے۔

☆☆☆

مسلمان عورت کے اوصاف

☆ مومنہ اپنے عیوب پر نظر رکھتی ہے، اپنے گناہوں کے بارے میں سوچتی ہے، اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

☆ اپنی آواز کو پست رکھتی ہے اور اکثر خاموش رہتی ہے۔

☆ مومنہ نرم طبیعت ہوتی ہے، اور زبان کی حفاظت کرتی ہے۔

☆ وہ حیا میں ڈوبی ہوئی، فحش کلامی سے محفوظ ہوتی ہے۔

☆ وہ وسیع القلب، بہت زیادہ صبر کرنے والی ہوتی ہے۔

☆ مومنہ مکر و فریب نہیں کرتی، بہ کثرت شکر ادا کرتی ہے۔

☆ وہ صاف دل اور بے عیب ہوتی ہے۔

☆ مومنہ باحیا، نیک ہوتی ہے۔

☆ مومنہ اللہ کی رضا پر راضی رہتی ہے اور دل صاف رکھتی ہے۔

☆ وہ سنجیدہ، باوقار اور شریف الطبع ہوتی ہے۔

☆ مومنہ نرم خُو، نرم طبع اور مہربان ہوتی ہے۔

☆ مومنہ جھوٹ سے پاک اور خود پسندی سے دور ہوتی ہے۔

☆ مومنہ ہر ناپسندیدہ بات کو چھوڑ دیتی ہے اور دنیا سے بے رغبت ہوتی ہے۔

☆ مومنہ گھر میں ٹھہرنے والی اور دور اندیش ہوتی ہے۔

☆ مومنہ ستر پوشی کو پسند کرتی ہے اور بہت باحیا ہوتی ہے۔

☆ مومنہ بے جا باتوں میں لگی رہتی ہے اور نہ اپنا وقت لہو ولعب میں برباد کرتی ہے۔

☆ بہانہ بازی نہیں کرتی اور عمل میں محکم ہوتی ہے۔
☆ رحم دل اور خالص محبت رکھنے والی ہوتی ہے۔
☆ اگر کسی بات سے روکا جائے تو رک جاتی ہے اگر حکم دیا جائے تو بجالاتی ہے۔
☆ ڈینگ نہیں مارتی اور حد سے تجاوز کو ناپسند کرتی ہے۔اسراف سے نفرت کرتی ہے۔
☆ مومنہ مکروہ وناپسندیدہ شے کو مکروہ سمجھتی ہے اور فخر ومباہات ناپسند کرتی ہے۔
☆ مومنہ صفائی ستھرائی اور زینت کے ذریعہ عورتوں میں اپنا مقام بنالیتی ہے۔
☆ مومنہ بہ قدر ضرورت پر اکتفا کرتی ہے اور کچھ بھی نہ ملے تب بھی پاک دامنی اختیار کرتی ہے۔
☆ اہل خانہ پر مہربانی اور شوہر سے نرمی کا برتاو کرتی ہے۔
☆ اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور اس سے سچی محبت کرتی ہے۔
☆ وہ اپنے وجود کو شوہر کی ملکیت سمجھتی ہے اور شدتِ حیا سے اسے نگاہ بھر نہیں دیکھتی۔
☆ مومنہ شوہر کی خواہش پر اپنی خواہش کو قربان کردیتی ہے ،اس کے مشورے پر اپنے مشورے کو ترک کردیتی ہے۔
☆ وہ اپنے شوہر کو اپنی جان کا وکیل بنادیتی ہے اور شوہر کو اپنے رازوں کا امین بنادیتی ہے۔
☆ مومنہ اپنے شوہر سے اٹوٹ محبت کرتی ہے اور شوہر کو اپنے والدین پر بھی ترجیح دیتی ہے۔
☆ اپنے شوہر کے عیوب بیان نہیں کرتی اور نہ اس کا راز فاش کرتی ہے۔
☆ اس کا حکم اچھی طرح بجالاتی ہے اور ہمیشہ اس کی خوشنودی کی جویاں رہتی ہے۔
☆ جب شوہر تنگ دست ہو تو بدسلوکی نہیں کرتی اور محتاجی کی حالت میں ہو تو اسے دشمن نہیں رکھتی بلکہ فقر ومحتاجی میں اور زیادہ محبت کرتی ہے۔
☆ شوہر کے غصے پر حلم وصبر سے کام لیتی ہے اور محبت وشکر کے ساتھ اس کے ساتھ رہتی ہے۔
☆ اگر شوہر اس کے ساتھ بدسلوکی کرے تو معاف کردیتی ہے اگر شوہر کسی اور کو ترجیح دے تو

صبر کرتی ہے۔

☆ شوہر غصہ ہو جائے تو ہمیشہ اس کی رضامندی تلاش کرتی ہے، اس کی ناراضی میں احتیاط سے رہتی ہے۔

☆ شوہر کی عدم موجودگی میں اسے اچھا نہیں لگتا اور شوہر کو دیکھ کر اسے اُنس وقرار حاصل ہوتا ہے۔

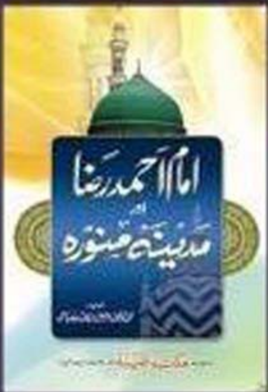
☆ مومنہ نے اللہ کے احکامات وارشادات کو جان کر اُس کی روشنی میں شوہر کے حقوق ادا کیے، اس کی وجہ سے عورت کو شوہر کی ضرورت اور زیادہ بڑھ گئی اور وہ صرف اپنے شوہر پر بھروسہ کرتی ہے۔ چنانچہ وہ شوہر ہی کے کان سے سنتی ہے اور اسی کے دماغ سے سوچتی ہے اور اس کا شوہر اس کو نگاہ محبت سے دیکھتا ہے اور اس کے مہربان دل سے محسوس کرتا ہے۔

اللہ مومنہ پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

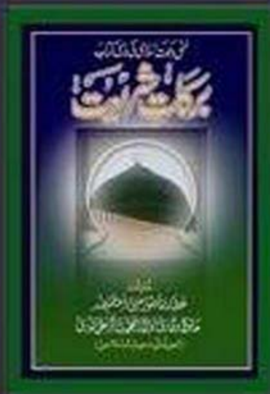
یہ رسالہ مکمل ہوا۔

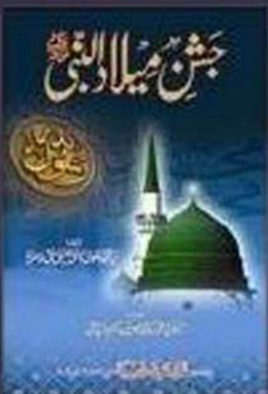
والحمد لله وحده وصلواته

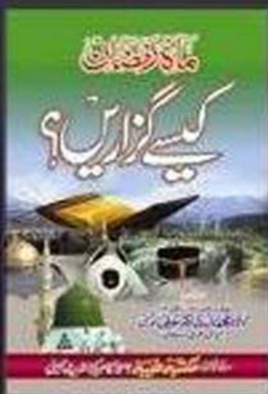
علیٰ خير خلقه محمد وآله

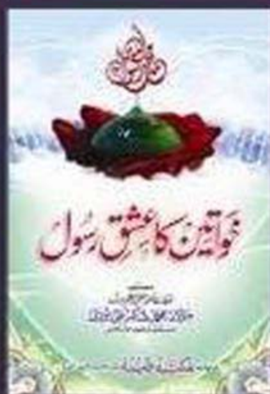




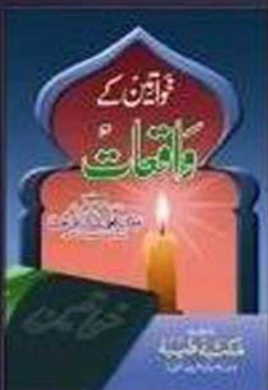


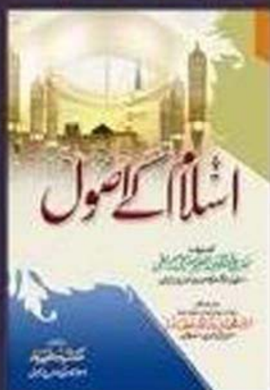












Published by:
MAKTABA-E-TAIBAH
Markaz Ismail Habib Masjid. 126, Kambekar St, Mumbai-3